

نصیر احمد بھٹی

سال ولادت: ۱۹۳۶ء

نصیر احمد بھٹی ۱۳ دسمبر کو تلونڈی موسیٰ خاں (ضلع گوجرانوالا) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام علی محمد بھٹی ہے جو اپریل ۱۹۸۴ء میں فوت ہوئے۔

انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی قصبے ہی میں حاصل کی اور میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالا سے پاس کیا۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحان گورنمنٹ کالج گوجرانوالا سے پاس کیے۔ بعد میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اردو)، ایم۔ اے (سیاسات) اور بی۔ ایڈ کی ڈگریاں حاصل کیں۔

ملازمت کے سلسلے میں ۱۹۷۵ء میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں معاون ماہر مضمون اردو کے طور پر اور ۱۹۹۱ء سے بطور ماہر مضمون اردو فرائض انجام دیے اور اردو کی کئی کتابیں اپنی نگرانی میں مرتب کرائیں۔ انہوں نے اردو کی بعض کتابوں کی ترتیب و تدوین اور ادارت کے فرائض بھی انجام دیے۔

نصیر احمد بھٹی بہت اچھے مضمون نگار ہیں۔ ان کے مضمون ”نشیات کی لعنت“ میں عصر حاضر کے ایک اہم مسئلے کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

منشیات کی لعنت

اللہ تعالیٰ نے کائنات اور خاص طور پر اس کرۂ ارضی کی زیبائش و آرائش کے لیے نیلگوں آسمان، چمکتے اور ٹٹماتے ستارے اور آن گت نظام ہائے شمسی تخلیق فرمائے۔ انسان کے استفادے کے لیے جمادات، نباتات، حیوانات، چرند، پرند اور نہ جانے دیگر کتنی فضائی، زمینی اور سمندری مخلوق پیدا کی۔ جمادات ایک جگہ پر قائم ہیں، از خود متحرک نہیں ہو سکتے البتہ حیوانات از خود متحرک ہو سکتے ہیں اور کھاتے پیتے، گرمی سردی کا احساس رکھتے اور نفرت یا محبت کا اظہار کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احساسات اور جذبات کے نظام کے علاوہ کھرے کھوٹے، اچھے برے، حق اور ناحق میں تمیز کرنے اور کائنات میں موجود انواع و اقسام کی نعمتوں سے مستفید ہونے کی صلاحیت یعنی عقل و شعور سے بھی نوازا۔ یہی وہ دولت بیش بہا ہے جس کی بدولت ابن آدم اشرف المخلوقات ٹھہرا۔ یہی وہ گراں مایہ انعام ہے جس کے استعمال سے انسان ستاروں پر کمندیں ڈالتا، نئی نئی دنیا میں دریافت کرتا اور فضاؤں کو مسخر کرتا ہے۔ کچھ انسان اس عظیم نعمت کی ناقدری کرتے ہوئے اس سے کام نہیں لیتے اور زندگی کی مشکلات، ناموافق حالات کا ہمت، جوانمردی اور عقل و ذہانت سے مقابلہ کرنے کی بجائے ہمت ہار کر، خیالی دنیاؤں میں رہنے کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ ایسی اشیاء کا استعمال شروع کر دیتے ہیں جو انھیں وقتی طور پر سکون بخشتی اور دنیا کے جھمیلوں سے کچھ دیر کے لیے ہرے لے جاتی ہیں۔ وہ اس وقت اس حقیقت سے واقف نہیں ہوتے کہ ان کے استعمال سے وہ سوچنے سمجھنے، فیصلہ کرنے کی قوت اور جسمانی صحت جیسی نعمت سے محروم ہو رہے ہیں۔ ان اشیاء کو "منشیات" کا نام دیا جاتا ہے۔

منشیات کا استعمال زمانہ قدیم سے ہوتا رہا ہے۔ ہر دور میں ہر نبی اور مصلح نے ان کی مذمت کی ہے۔ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ کی بعثت سے پہلے عرب معاشرہ شراب نوشی جیسی عادت بد میں بری طرح پھنسا ہوا تھا اور نتیجتاً بات بات پر لڑائی جھگڑا، قتل و غارت، چوری، ڈکائی اور تو اور بچیوں کو اپنے ہاتھوں ماں باپ کا زندہ درگور کر دینا اس معاشرے کا معمول بن چکا تھا۔ دین اسلام نے، جو دین فطرت ہے، ان تمام نشہ آور اشیاء کی نہ صرف مذمت کی ہے بلکہ شراب کو حرام اور آم الخبائث قرار دیا گیا ہے کہ اس کے استعمال سے انسان رشتوں کی پہچان تک بھول جاتا ہے، عقل و شعور، حافظہ و یادداشت کھو دیتا ہے۔ دوست اور دشمن کو نہیں پہچان پاتا۔ ایسے میں وہ بدترین جرائم کا ارتکاب بھی کر سکتا ہے۔

سائنسی ترقی کے اس دور میں مسائل زندگی بہت گھمبیر ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں سکون کے چند لمحات کے حصول کے لیے نادانوں نے نشہ آور اشیاء کا استعمال عام کر دیا ہے۔ منشیات کی لعنت کے فروغ کا بڑا سبب راتوں رات امیر بننے کی خواہش بھی ہے جس نے اسے باقاعدہ کاروبار بنا کر پوری دنیا کو ایک عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء عام طور پر نشے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں:

۱۔ ہیروئن:

یہ سفید یا بھورے رنگ کے پاؤڈر کی شکل میں ہوتی ہے جسے انیون سے بنایا جاتا ہے اور ذائقے میں کڑوی ہوتی ہے۔ سگریٹ میں بھر کر اس کے دھوئیں کو سونگھا جاتا ہے۔

اس کے استعمال سے خون کے دباؤ میں کمی واقع ہو جاتی ہے، سانس کی رفتار سست پڑ جاتی ہے اور انسان اپنے آپ کو نیند کی کیفیت میں محسوس کرتا ہے۔ کسی چیز کو تفصیل سے دیکھنے یا سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ اگر زیادہ مقدار میں استعمال کر لی جائے تو قوت حس کو مزید کم کر دیتی ہے۔ سانس لینے کی رفتار اور دل کی حرکت سست پڑ جاتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سسکتی جاتی ہیں۔ نشے باز کو اگر یہ نہ ملے تو دورے پڑتے ہیں، بے ہوشی تک طاری ہو جاتی ہے۔ یہ چونکہ جسم اور دماغ پر بہت جلد اثر انداز ہوتی ہے، اس لیے اس سے نشے کی بہت زیادہ لت پڑ جاتی ہے۔ صرف تین چار دن تک روزانہ دو تین سگریٹ پینے سے انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے اور پھر اس سے نجات بہت

مشکل ہو جاتی ہے۔

۲۔ کوکین:

یہ کوکانامی پودے کی پتیوں سے تیار کی جاتی ہے۔ جولائی امریکہ میں بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ یہ سفید رنگ کے پاؤڈر اور بعض اوقات مکڑوں کی شکل میں ملتی ہے۔ سگریٹ کی طرز پر پینے کے علاوہ اس کے انجکشن بھی لگائے جاتے ہیں۔

یہ نہایت طاقتور نشہ مرکزی اعصابی نظام کو تیزی سے متحرک کر کے مفلوج بنا دیتا ہے۔ یہ نہایت زود اثر نشہ ہے۔ صرف چند منٹ میں اس کے مضر اثرات نمودار ہو جاتے ہیں اور کم از کم ایک گھنٹے کے بعد اس کا اثر زائل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور دل کی دھڑکن غیر معمولی طور پر تیز ہو جاتی ہے۔ فشار خون بلند ہو جاتا ہے۔ منہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس کا عادی اعصابی کشیدگی، تناؤ، قلبی کیفیات میں اچانک ردوبدل، یادداشت کے مسائل، مستقل بے خوابی، وزن کی کمی اور سردرد کے مسائل سے دوچار ہوتا ہے۔ یہ اتنی مہلک اور خطرناک ہے کہ اس سے پھپھڑے تو بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

۳۔ کیناڈس، پٹرس اور بھنگ:

پہلی دونوں بھنگ کے پتوں، کوئیلوں اور رس ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔ کیناڈس خاکستری، سبز یا سبز بھورے رنگ اور چرس جسے شیش بھی کہتے ہیں، سیاہ بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ سگریٹ میں بھر کر پی جاتی ہے۔ بھنگ، بھنگ کے پتوں کو گھوٹ کر مشروب کے طور پر پی جاتی ہے۔

ان نشہ آور ایشیا کے استعمال سے انسان کو اپنی حرکات پر قابو نہیں رہتا۔ وہ بہت زیادہ بولنا شروع کر دیتا ہے۔ انسان کو فاصلے کا صحیح اندازہ اور وسعت کا احساس نہیں رہتا ہے۔ چیزوں کے رنگ اور آوازوں میں شدت محسوس ہوتی ہے۔ واقعات کو یاد رکھنے کی صلاحیت، سوچنے اور واضح طور پر بولنے کی اہلیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ایشیادوں کی حرکت اور بلڈ پریشر کو متاثر کرتی ہیں۔ سر چکراتا ہے، بھوک زیادہ لگتی ہے۔ غنودگی طاری رہتی ہے۔ آنکھیں سرخ، منہ اور گلا خشک ہو جاتے ہیں۔ ان ایشیا کے استعمال کے عادی اشخاص کا موٹر گاڑی، سائیکل سواری یا کسی مشین پر کام کرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ ان کا استعمال منہ، گلے اور پھپھڑوں کے کینسر کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ سکون بخش ادویات:

ذہنی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے ڈاکٹر جو دوائیں تجویز کرتے ہیں انھیں نشہ آور سکون بخش ادویات کہا جاتا ہے۔ ان کا اثر بالکل خواب آور گولیوں جیسا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر کوئی تجویز کردہ مقدار میں، بتائی گئی خاص مدت تک استعمال کرنے سے کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ آرام و سکون ملتا ہے۔ اعصابی تناؤ میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لیکن جب زیادہ عرصے تک مقررہ مقدار سے زائد استعمال جاری رکھا جائے تو انسان کی حرکات میں بے رہنمائی، سوچنے کی صلاحیت میں کمی اور یادداشت کو متاثر کرنے جیسے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

خاندان اور سربراہ خاندان کی ذمہ داریاں اور طرز عمل:

نشہ آور ایشیا کے مندرجہ بالا مضر اثرات کے پیش نظر ایک خاندان کے ہر عاقل اور بالغ مرد اور خصوصاً خاندان کے سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ وہ گہری نظر رکھے کہ اس کے خاندان کا کوئی فرد اس بری عادت کا شکار تو نہیں۔ نشے کی لت کے ابتدائی مراحل میں نشہ کرنے والے افراد کے کردار اور جسمانی حرکات میں کچھ بنیادی علامات ظاہر ہوتی ہیں، جیسے صفائی ستھرائی سے لاپرواہی، بے وقت سوجانا، وزن میں کمی، بھوک میں اچانک کمی یا اضافہ، نگران یا ساتھیوں سے چپقلش، چڑچڑاپن، موڈ میں اچانک مثبت یا منفی تبدیلی، کمرے میں دیر تک تنہا رہنا، منشیات سے متعلق لٹریچر اور منشیات مارکیٹ سے متعلق زیادہ واقفیت وغیرہ۔ بعض مکانی شہادتیں بھی نشے کی نشان دہی کر سکتی ہیں مثلاً کمرے میں سگریٹ کی ہٹی، مختلف پیکیٹوں کی موجودگی، پائپ، استعمال شدہ ماچس، عجیب قسم کی بدبو یا اسے دور کرنے کے لیے اگر بتی یا

دیگر قسم کی خوشبوؤں کا استعمال وغیرہ۔

جب یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی فرد نئے جیسی بری عادت کا شکار ہو گیا ہے تو یہ مرحلہ سب سے زیادہ اہم ہونے کے ساتھ ساتھ نازک ترین بھی ہے۔ اس وقت اہل خانہ کو غیظ و غضب، طعن و تشنیع کی پالیسی کی بجائے عقل و ہوش سے پوری منصوبہ بندی اور منظم پروگرام سے اس مسئلے سے نمٹنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ غیظ و غضب، دھمکیوں، مار پیٹ، کمرے میں بند کر دینے اور گھر سے نکال باہر کرنے جیسے رد عمل سے معاملہ سلجھنے کی بجائے مزید الجھ سکتا ہے۔

اس وقت محض پردہ پوشی کی بجائے سائنٹیفک طریقہ کار اپنانا چاہیے کیوں کہ نئے کے عادی افراد کو منشیات کے استعمال کو ترک کرنے کے لیے ہمت، حوصلے اور پختہ ارادے اور خاندان کی پر زور پشت پناہی چاہیے۔ ان کے ذہن سے محرومی، مایوسی، تذبذب اور خوف جیسی کمزوریاں دور کرنے کے لیے صحت مندانہ اور عاقلانہ اقدامات چاہئیں۔ منشیات کے نتائج کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہی بحالی کی جانب پہلا قدم ہوگا۔ نشہ باز کو نشہ ترک کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ اس لیے خاندان کے افراد کو جلد بازی اور مایوسانہ رویے کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

معاشرے پر منفی اثرات:

نشہ جہاں ایک شخص کی ذاتی زندگی کو تباہ کرتا ہے، وہاں اس کا پورا خاندان مالی مسائل سے بھی دوچار ہو جاتا ہے۔ یہ شخص نشہ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے غیر قانونی کاروبار کرنے پر اتر آتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات گداگری جیسا ناپسندیدہ دھندا کرنے پر بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ نشہ جہاں ایک شخص اور اس کے خاندان کو متاثر کرتا ہے، وہاں معاشرے میں بہت سی دیگر معاشرتی، سماجی برائیوں اور الجھنوں کو بھی جنم دیتا ہے۔ اس لیے ایک فرد یا خاندان کی انفرادی کوشش کے ساتھ اس لعنت سے پوری قوم اور ملک بلکہ پوری انسانیت کو نجات دلانے کے لیے ملکی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی بھرپور اور مربوط کوششوں کی ضرورت ہے اور اس سلسلے میں درج ذیل عملی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

عملی اقدامات:

۱۔ بچوں کی تربیت

والدین کو بچوں کی تربیت شروع ہی سے ایسی کرنی چاہیے کہ وہ بڑے ہو کر عملی زندگی میں مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں۔ اس کے لیے والدین کو بچے کے ذہن میں پیدا ہونے والے ہر سوال کا سلی بخش جواب دینا چاہیے۔ کھل کر اظہار خیال کرنے کے سلسلے میں بچوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ اس طرح انھیں منشیات سے دور رکھنے میں خاصی مدد ملے گی۔ سکولوں اور کالجوں میں طلبہ و طالبات کو اس لعنت سے روکنے کے لیے صحت مند جسم اور زندگی سے متعلق معلومات میں اضافہ کرنا چاہیے تاکہ وہ نشہ کے برے اثرات کا خود مشاہدہ کر سکیں۔

۲۔ موثر تشہیر و ترغیب:

اس مسئلے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے موثر تشہیر و ترغیب کو حکومتی سطح سے گاؤں کی سطح تک پھیلا یا جائے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات و جرائد وغیرہ بڑا موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس لیے منشیات کے نقصانات اور برے اثرات کے متعلق جامع معلومات عوام تک پہنچانے کے لیے ان کا بھرپور استعمال کیا جانا چاہیے۔

۳۔ نوجوانوں کی تنظیمیں:

ملک کے کونے کونے میں نوجوانوں کی تنظیمیں تشکیل دی جائیں جو دل چسپ، مثبت اور تعمیری پروگرام ترتیب دے کر نوجوانوں کو منشیات سے دور رہنے کی ترغیب دے سکیں۔ یہ تنظیمیں صحت مند زندگی کی اہمیت بڑھانے کے لیے ورزش اور کھیلوں وغیرہ پر مبنی پروگرام

ترتیب دے کر نو جوانوں کو منشیات سے دور رکھنے میں اپنا مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں۔

۴۔ سخت سزائیں:

منشیات کا دھندا کرنے والوں کے خلاف سخت ترین اقدامات کیے جائیں اور انہیں عبرت ناک سزائیں دی جائیں تاکہ ان کی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

۵۔ بین الاقوامی فورم کا استعمال:

آخر میں بین الاقوامی طور پر اقوام متحدہ، غیر جانبدار ممالک کی تحریک کے ممبر ممالک، یورپی برادری اور اسلامی ممالک کے مختلف فورم سے اس لعنت کے خلاف، جہاد کے جذبے سے سرشار ہو کر تحریک چلائی جائے۔ اس سلسلے میں تمام ممالک کی تمام تنظیموں کو مربوط کوشش کرنی چاہیے تاکہ پوری انسانیت کو تباہی سے بچایا جاسکے۔

مشق

1- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

i- اسلام میں منشیات کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ii- شراب کو ام الخبائث کیوں کہا گیا ہے؟

iii- منشیات کے کاروبار کے فروغ کی بڑی وجہ کیا ہے؟

iv- منشیات کے خلاف مہم میں سب سے مؤثر کردار کون سا ذکر ادا کر سکتا ہے؟

v- جمادات اور حیوانات میں بنیادی فرق کیا ہے؟

2- مندرجہ ذیل بیانات میں سے درست کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) کا نشان لگائیے:

i- منشیات کا استعمال موجودہ دور ہی میں شروع ہوا۔

ii- شراب تمام برائیوں کی ماں ہے۔

iii- نشہ انسان کو ذہنی پریشانیوں سے نجات نہیں دلا سکتا۔

iv- نشہ چھوڑنے کے لیے اہل خاندان کو نشہ باز پر سختی کرنی چاہیے۔

v- نشہ باز کو نشہ ترک کرنے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔

3- سبق کے حوالے سے مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں؟

i- یہی وہ گراں مایہ انعام ہے جس کے استعمال سے انسان ستاروں پر کندیں ڈالتا، نبی نبی دریا فتیں کرتا اور فضاؤں کو مسخر کرتا ہے۔

ii- نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عرب معاشرہ شراب نوشی کی عادت بد میں بری طرح پھنسا ہوا تھا۔

iii- دین اسلام میں شراب کو حرام اور ام الخبائث قرار دیا گیا ہے۔

iv- ان کا اثر بالکل خواب آور گولیوں جیسا ہوتا ہے۔

4- مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کا مطلب لکھیں:

ان گنت، جمادات، بعثت، دین فطرت، ام الخبائث

5- منشیات کے انسداد کے لیے ہم پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

6- ”منشیات کی لعنت“ کا خلاصہ لکھیں۔